Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ
الفضل
ربوہ

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

ٹیلیگرام
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، یکم احسان ۱۳۵۱ ہش، یکم جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۳؍ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی اور حضور کے اہل بیت کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۳؍ہجرت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان غلط چھپ گیا ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷-۱۸-۱۹؍ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

جماعتوں نے ہفتہ قرآن مجید (۲۰؍مئی تا ۲۶؍مئی) منایا ہے۔ اس کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں آنی لازمی ہیں۔ جن جماعتوں کی رپورٹ نہیں آئے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ انہوں نے یہ ہفتہ نہیں منایا۔ اس لئے مختصر رپورٹ جلد بھجوادیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ میرے ذریعے سے ایک ایسی جماعت تیار کرنا چاہتا ہے جو اس سے محبت کرے

اگر خدا سے سچا تعلق ہو تو پھر مصائب میں بھی ایک لطف اور مزا آتا ہے

"خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض کچے لوگ داخل ہوجاتے ہیں اور پھر ذراسی دھمکی ملتی ہے تو ڈر جاتے ہیں۔ بتاؤ! انبیاء علیہم السلام اس طرح کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ وُہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دُکھ کی پرواہ نہیں ہوتی وہ جو کچھ لے کر آتے ہیں اُسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دُنیا میں اُن کا ساتھی نہ ہو۔ وُہ دُنیا سے پیار نہیں کرتے۔ اُن کا محبوب ایک ہی خُدا ہوتا ہے۔ وُہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لُطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اُٹھاتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو پڑھو کہ کُفّار نے کس قدر دُکھ آپؐ کو دیئے۔ آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلود ہو کر پھرے۔ آخر مکّہ سے نکلنا پڑا مگر وہ بات جو دِل میں تھی اور جس کے لئے آپؐ مبعوث ہوئے تھے اُسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔

یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہوسکتیں جب تک اندرونی کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے دو چار دشمن بھی ہوں تو وُہ تنگ آجاتا ہے اور آخر صُلح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر وُہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وُہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کرے گا۔ اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔

مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی لذت ساری لذتوں سے بڑھ کر ترانہ وہیں ثابت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۰، ۶۱)

معلّمین وقفِ جدید توجّہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ تعالےٰ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے لیکن ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ مہربانی فرماکر اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ یکم احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں میں بگاڑ کی ایک وجہ اور اس کا تدارک

آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں بگاڑ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اسلام اور اس کی ابدی صداقتوں پر ایمان رکھنے کے باوجود اندھا دُھند مغربی اقوام اور ان کی مادی تہذیب کو اپناتے چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے باقی دنیا کی دیکھا دیکھی اِن اقوام کی نقالی کو اپنا وطیرہ بنالیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ روحانیت سے عاری ہو کر مادیت کی رَو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا نیک اثر تو قبول کرتے ہیں لیکن کفّار کی سیرت و کردار اور طور طریق سے قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کی اِس بنیادی صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح آیت ۳۰)

یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کُفّار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔

اِسی طرح اللہ تعالےٰ مومنوں کی اِس خاص صفت کا ذِکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ (المائدہ آیت ۵۵)

یعنی حقیقی مومن آپس میں شفقت کرنے والے ہوتے ہیں اور کافروں کے مقابلہ میں سخت ہوتے ہیں۔

ان آیات میں اَشِدَّآءُ اور اَعِزَّةٍ کے ایک معنی سخت کے بھی ہیں اور جو چیز سخت ہو وہ اپنے پر کسی اور چیز کا اثر قبول نہیں کرتی اِس لحاظ سے کافروں کے بالمقابل مومنوں کے سخت ہونے کے معنے یہ ہوں گے کہ مومن کافروں کا کوئی بُرا اثر قبول نہیں کرتے، ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ وہ کافروں سے متأثر ہو کر ان کے طور طریق یا عادات و اطوار کی نقل کرنے لگیں بلکہ اپنا نیک اثر وُہ کافروں پر ڈالتے ہیں اور انہیں متأثر کئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی طرح رُحَمَآءُ اور اَذِلَّةٍ کے ایک معنے نرمی اور ملاطفت کے بھی ہیں ظاہر ہے جو چیز نرم ہو وہ دُوسری چیز کا اثر قبول کر لیتی ہے۔ اِس لحاظ سے آپس میں نرم ہونے کے معنے یہ ہوں گے کہ مومن آپس میں ایک دُوسرے کا نیک اثر قبول کرتے ہیں۔ سو گویا مومن آپس میں تو نیک اثر قبول کرنے کے لحاظ سے ایک دُوسرے سے متأثر ہوتے ہیں۔ لیکن کافروں کا کوئی بُرا اثر ہرگز قبول نہیں کرتے۔ ان کے لئے کافروں کے خلافِ اسلام عادات و اطوار اور طور طریق کی نقل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مومنوں کی اِس بنیادی صفت کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے:-

"سُنو! انسان کامل مومن اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کُفّار کی باتوں سے متأثر ہونے والی فطرت حاصل نہ کر لے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

سو قرآن مجید کی رُو سے کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان ایک ایسی فطرت حاصل کرے کہ کافروں سے متأثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے (اور یہ ایک نہایت ضروری سوال ہے) کہ ایک مسلمان ایسی فطرت حاصل کرنے میں کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟ وہ طریق کیا ہے کہ جس پر چل کر انسان کافروں سے متأثر نہ ہونے والی فطرت حاصل کر کے کامل مومن بن سکتا ہے؟ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے قرآن مجید کی رُو سے اِس اہم سوال کا بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے۔ آپ کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ آپ مسلمانوں میں کُفّار سے متأثر نہ ہونے کی صلاحیت پیدا کر کے بلکہ اِس صلاحیت کو فطری تقاضے کا رنگ دے کر انہیں کفّار کے اثر اور اُن کی نقّالی سے محفوظ و مامون کر دکھائیں۔ آپ نے صرف اِس فطرت کو حاصل کرنے کا طریق ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ فی الحقیقت اپنے متبعین کو اپنی خداداد قوّتِ قدسیہ کی مدد سے اِس فطرت سے مزیّن بھی کر دکھایا۔ اور اِس طرح انہیں آپ کے طفیل کامل اور حقیقی مومنوں میں شمولیت کا غیر معمولی شرف نصیب ہوا۔

یہ عظیم الشان کارنامہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کس طرح انجام دیا اِس پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔

وُہ کون ہے جس پہ نہیں احسانِ محمدؐ

اللہ رے یہ مرتبہ و شانِ محمّدؐ
خود ربِّ محمدؐ ہے ثنا خوانِ محمّدؐ

مل جائے جسے دولتِ عرفانِ محمّدؐ
ہوتا ہے وُہ سَو جان سے قربانِ محمّدؐ

ظلمت کدے روشن ہُوئے سب بزمِ جہاں کے
ظاہر ہُوا جب مہرِ درخشانِ محمّدؐ

فرمانِ خُدا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
پھر کیوں نہ ہو برتر زِ گماں شانِ محمّدؐ

ہر صنف کے پھُولوں سے سجا رہتا ہے ہر آں
ہے نازشِ صد خُلد گلستانِ محمّدؐ

ہر درد کا درماں ہے ہر اک دُکھ کا مداوا
دُنیا میں عجب شئے ہے یہ قرآنِ محمّدؐ

انساں ہوں کہ حیواں ہوں کہ ہوں جِنّ و ملائک
وُہ کون ہے جس پہ نہیں احسانِ محمّدؐ

سب نبیوں کی اُمت سے وُہ لے جاتے ہیں سبقت
ہو جائیں جو مِنْ جُملۂ خاصانِ محمّدؐ

کانپ اُٹھتے ہیں ہیبت سے شہنشاہوں کے دل بھی
دیکھو تو ذرا شانِ غلامانِ محمّدؐ

فرما گئی ہیں عائشہ صدّیقہؓ یہ ہم سے
ہیں خُلقِ محمدؐ سبھی قُرآنِ محمّدؐ

تیری بھی یہ تِشنہ لبی دُور ہو صدّیق
مل جائے اگر بادۂ عرفانِ محمّدؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزوۂ احد کی عظمت کو لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لئے

معاندین اسلام کی طرف سے پروپیگنڈا اور اس کا جواب

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری

(۳)

سورۂ محمد میں بھی حیات شہداء کی فلاسفی میں چار امور ذیل پیش کئے گئے ہیں۔ فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ۔ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ۔ (آیت ۵ تا ۷)

لن یضل اعمالھم میں اس طرف اشارہ ہے کہ قومی اور شخصی منصوبے تو کسی منصوبہ باز کے قتل یا ہلاک ہونے سے خاک میں مل جاتے ہیں۔ لیڈر کے مرنے سے وہ تحریک مردہ ہو جاتی ہے مگر اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی تحریک میں کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے شہید ہونے سے اور زیادہ زور پکڑ جاتی ہے اور وہ اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کے مقابل کفار کے متعلق فرمایا کہ ان کے منصوبے خاک میں ملا دیئے گئے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ (محمد آیت ۲)

اس کے علاوہ اسی سورۃ آل عمران کی آیت ۱۹۵ میں شہداء کے متعلق ایک اور لطیف نکتہ کا اظہار فرمایا اور صحیح کفارہ کی حقیقت واضح فرمائی۔

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

یعنی اللہ کی راہ میں جان کی قربانی دینے والے شہداء سے اگر کہیں بشری تقاضوں کے تحت کچھ کمزوریاں، لغزشیں اور کوتاہیاں بھی سرزد ہو چکی ہوں گی تو ہم ان کو ان کے غیر مانوس نتائج اور برے اثرات سے محفوظ رکھ کر سیدھے جنت میں پہنچا دیتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے بدلہ بطور خیر سگالی ہوتا ہے۔ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ یہ ہے صحیح کفارہ کی حقیقت۔ جان قربان کرنیوالے کی اس اعلیٰ قربانی کے نتیجہ میں جو اس کی چھوٹی موٹی کوتاہیاں اور لغزشیں زندگی میں اس سے سرزد ہوتی رہیں انہیں نظرانداز نہ کر دینے اور ان کے اثرات بد سے محفوظ رکھنے کا نام کفارہ ہے۔ بڑی نیکیاں بدیوں کو ڈھانپ دیتی ہیں۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

ثواباً من عند اللہ میں ایک یہ بھی نکتہ ہے اور عربوں کی مسلّمات کی رو سے شہید کی زندگی کا ثبوت کہ اللہ کی راہ میں جو بھی شہید ہوتا ہے وہ بغیر بدلہ نہیں رہتا یہ بدلہ مقتول کے قاتلوں سے نہیں لیا جاتا بلکہ ان کے خالق و مالک رب العالمین کی طرف سے بہ انعام ہوتا ہے۔ عرب کے لوگ بھی ایسے مقتول کو جس کا بدلہ لے لیا گیا ہو زندہ قرار دیتے ایسے مردہ نہ کہتے۔ مردہ صرف ایسے مقتول کو کہتے جس کے خون کا بدلہ ابھی تک نہ لیا گیا ہو اس کے خون کا بدلہ لینے کو ثار کہتے اور اس کے لئے نسل در نسل بھی دعوت دی جاتی کہ مقتول کا ضرور بدلہ لیا جائے تاکہ اس کی روح زندگی پائے۔ اس طرح قبائل در قبائل دلوں میں ہمیشہ جوش انتقام موجزن رہتا۔ اور قتل و غارت گری کے لئے ان کا خون کھولتا رہتا جس سے ملی شیرازہ قومی آتش فشاں پہاڑ کی طرح دائماً ابلتا اور اگلتا رہتا اور دنیا اس کی وجہ سے جہنم کدہ بنی ہوئی تھی کہ اسلام نے آکر اس ثار کے عقیدہ کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور امن عالم کی تعلیم پیش کر کے جہنم کدہ دنیا کو گہوارہ امن بنا دیا اور معاشرہ فاسد کی اصلاح کر کے اپنے ماننے والوں کو دار السلام کی بشارت دی۔ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (انعام آیت ۱۲۹)

پس اللہ کی راہ میں جن سرفروشان اسلام کا خون گرایا گیا اسے بے بدلہ مت سمجھو وہ ضائع نہیں گیا بلکہ اس نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ ان کا خون اسلام کی کھیتی کے لئے آبپاشی کھاد کا کام دے گا۔ عرب کی سرزمین اس خونی کھاد سے شرک و کفر کے مہلک جراثیم سے پاک و صاف ہو کر جنت اسلام کے اشجار مثمرہ علیہ و ازہار توحید کی تخلیق کرے گی۔ چنانچہ شہداء احد کی روحوں نے فتح مکہ پر لاکھوں جانوں کو زندگی بخشی ہے

سر خاک شہید سے برگہائے لالہ مے پاشم
کہ خونش با نہال ملت ما سازگار آمد

پانچواں پروپیگنڈا اور اس کا نتیجہ

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ۔

ابوسفیان جب احد سے ناکام و نامراد ہو کر واپس لوٹا اور اس کنارہ کشی کو اپنے لئے غنیمت سمجھا۔ جب اس پر اس کے متعلق طعنہ زنی کی گئی تو کہہ دیا کہ ہم آئندہ سال پھر آئیں گے گویا اس نے اپنی خفت مٹانے کی چارہ جوئی کے ایک سال کا وقفہ ضروری سمجھا گو دراصل وہ اسلامی نظام کی برتری اور مسلمانوں کے بے نظیر جوش قربانی کو دیکھ کر سخت مرعوب ہو چکا تھا اسے احد تک تو پہنچنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مدینہ سے دور رہ کر چند نفوس ففتھ کالم کے ذریعہ مدینہ میں یہ مشہور کیا کہ قریش کا لشکر کثیر مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہے دشمن کا مقصد تو اس پروپیگنڈا سے یہ تھا کہ مسلمان مرعوب ہو جائیں گے۔ اور مقابلہ کے لئے نہیں نکل سکیں گے اور ہماری نیک نامی کی شہرت ہو کر پچھلی خفت کا داغ دھل جائے گا اور لوگوں پر ہماری بہادری کی دھاک بیٹھ جائے گی مگر ہوا یہ کہ اس خبر سے مسلمانوں کا جوش ایمانی اور بھی بڑھ گیا اور وہ بے خوف و خطر ہو کر بے جگری سے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے ابوسفیان کو جب معلوم ہوا کہ مسلمان مقابلہ کے لئے نکل پڑے ہیں تو دم دبا کر بھاگ گیا اور بھاگتے وقت حواس باختگی میں ستو اور کھجوروں کا راشن تک چھوڑ گیا اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۂ سویق مشہور ہے۔ مسلمان جب وہاں پہنچے تو دشمن وہاں سے بھاگ چکا تھا اس لئے مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچی چونکہ اس موقع پر وہاں ایک تجارتی منڈی کا میلہ لگا ہوا تھا اس سے مسلمانوں نے بڑا مالی فائدہ اٹھایا اور اسی بنا پر فرمایا۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ۔

اس فقرہ پر غور کرو شہداء کے لئے بھی اس قسم کا فقرہ استعمال ہوا تھا کہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ۔

جس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمت اور فضل ان بہادران اسلام شہداء کی قربانیوں کا ابتدائی اور اولین نتیجہ اور گویا تازہ پھل ہے جو مسلمانوں کو چکھایا گیا اور وعدہ الٰہی کے مطابق یقیناً اس کی خوشخبری ان مقدس روحوں کو بھی پہنچا دی گئی ہوگی۔

چھٹا پروپیگنڈا اور اس کا نتیجہ

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تھے تو قیام امن اور تحفظ ملکی کی خاطر مدینہ کی مختلف اقوام کے درمیان معاہدے طے فرمائے۔ خصوصاً یہود کے جو مختلف قبائل بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ تھے ان سے جو معاہدے ہوئے ان میں یہ شرط ضروری تھی کہ دشمن مدینہ پر حملہ آور ہو تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کے جنگی اخراجات کے سب ذمہ دار ہوں گے اس بنا پر جب ان سے مدافعت ملکی کی خاطر چندہ مانگا جاتا تو اس سے انکار کر کے مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے یہ کہتے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ۔

اس کا جواب آگے دیا گیا۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

تشریح جواب سے قبل مناسب ہے کہ ایک اعتراض کا جواب بھی دے دیا جاوے پس سنئے۔

ایک اعتراض کا جواب

مفسرین کی روایات کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات ایک بیرونی دشمن یہودی کے منہ سے نکلی تھی جو محض ایک پرائیویٹ بات تھی۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک پرائیویٹ امر کے متعلق وحی نازل کرنے اور عوام میں اس کی اشاعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ افسران حکومت کو سینکڑوں پرائیویٹ باتیں پہنچتی رہتی ہیں مگر ان کی تشہیر کرنا یا ان کے متعلق کسی قسم کا ایکشن لینا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات محض پرائیویٹ نہیں رہی تھی بلکہ یہ ایک پبلک معاملہ بن گیا تھا جس کا اثر عوام پر پڑ رہا تھا۔ دشمن نے اگرچہ یہ بات پرائیویٹ کہی تھی مگر قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی دشمن (منافقین) نے بھی اس حربہ سے ضرور کام لیا تھا۔ دشمن کے کارخانہ کی مصنوعات کو فروغ دینا ففتھ کالم کا کام ہوتا ہے۔ اس آیت سے پہلی آیت پر نگاہ ڈالیئے تو آپ کو پتہ مل جائے گا کہ منافقین بھی اس حربہ سے کام لے رہے تھے حقیقت میں ان منافقین کی تمام خفیہ تحریکو کی باگ ڈور اس بڑے بیرونی دشمن (یہود) کے ہاتھ میں تھی۔ بندر کی ڈور قلندر کے ہاتھ میں۔ اسی کے بل بوتے پر یہ اندرونی دشمن بھی ناچ کود کر رہا تھا۔ اپنے بڑے استاد سے سبق لیکر اس نے بھی اس وقت مدافعانہ جہاد کے چندہ سے کنی کترانی شروع کر دی تھی۔ چنانچہ ان کے متعلق فرمایا۔ **وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ** (آیت ۱۸۱)

اس کے علاوہ سورہ منافقون سے بھی پتہ چلتا ہے کہ منافقوں نے ایک اور قسم کا بھی پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا تھا کہ **لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا** (آیت ۸) پس اس کا اثر چونکہ عوام پر پڑ رہا تھا اس زہریلی ہوا سے فضا کو صاف رکھنے کی خاطر اس معاملہ کو پبلک میں لانا پڑا۔ اب جواب سنیئے۔

(چھٹے پروپیگنڈا کا جواب) ایک زبردست پیشگوئی **سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا**۔ یعنی ہم عنقریب اس کا فیصلہ کریں گے کہ فقیر کون ہے اور غنی کون؟

کَتَبَ عَلَیْہِ قَضٰی بِہٖ عَلَیْہِ (منجد)

چنانچہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی صفت "الغنی" کا مظہر بن جائیں گے اور طعنہ دینے والے مالدار یہود اپنے مالوں سے دستبردار ہو کر فقیر بن جائیں گے۔ اور مسلمانوں کے رحم و کرم پر ہوں گے۔ ان کے بڑے بڑے باغات اور سرسبز علاقے ارض خیبر وغیرہ ہم ان کے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے اور یہود ان کے مزارع اور خادم بن کر رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا

فاعتبروا یا اولی الابصار

دوسری پیشگوئی

سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ

ان مالدار یہود کے پیچھے چاٹے (منافقین) بھی جو اس وقت صاحب ثروت ہیں اور اپنے استاد یہودی کے نقش قدم پر گامزن ہو کر انہیں کا کردار ادا کرتے ہوئے مالی قربانیوں کے مطالبہ پر بخل سے کام لے رہے ہیں ان پر بھی محاسبہ کا وقت جلد آ رہا ہے جبکہ ان کے مال ان کے گلے کا طوق بنکر ان کے پیشواؤں کی طرح انہیں بھی عذاب میں مبتلا کر دے گا جب انہیں اخراج از جماعت کی سزا ملیگی اور مدینہ سے بوریا بستر باندھ کر انہیں جانا پڑے گا۔ تب کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا جو ان کی جائداد خرید سکے۔ ان کی سب جائدادیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ اور ان کے وارث بھی مسلمان بنیں گے۔ اور **وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** کی شاندار پیشگوئی کا نمایاں ظہور ہوگا یہ ظلم نہیں ہوگا بلکہ تمہارے اعمال بد کا نتیجہ ہوگا جس کے متعلق تمہیں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔ اور کہا گیا تھا۔ **وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ**۔ تمہارے اعمال پر خدا کی نگاہ ہے جس کا خمیازہ تمہیں ایک دن بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ اب دیکھ لو

تیسری پیشگوئی

وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ۔ اس فقرہ کا عطف **مَا قَالُوْا** پر ہے اور یہ **سَنَکْتُبُ** کے ماتحت ہے۔ اے **سَنَکْتُبُ قَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ** یعنی ان کے قتل انبیاء کے منصوبہ کے متعلق بھی ہم عنقریب فیصلہ کریں گے۔ یہاں کونسے انبیاء مراد ہیں۔ گذشتہ انبیاء کے خلاف سازشوں کا فیصلہ اور اس کا نفاذ نزول قرآن سے پہلے ہو چکا تھا۔ جیسا کہ فرمایا **لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ** (المائدہ ۷۹ آیت)

پس قتل انبیاء کا وہ جرم جس کا فیصلہ ابھی تک (یعنی اس آیت قرآنی کے نزول تک) نہیں ہوا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود (جو تمام انبیاء کی روحانیت کی جامع ذات ہیں) کے قتل کی سازش کا سنگین جرم ہے۔ جس کے نفاذ کا ہم عنقریب فیصلہ کریں گے۔ جب اس کے نفاذ کا وقت آئے گا۔ تب ہم کہیں گے کہ **ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ**۔ جلن کا عذاب چکھو یہ اسی کا نتیجہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یاد رکھو اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ یہود کے دو قبائل بنو قینقاع اور بنو نضیر تو پہلے ہی اپنی شرارتوں اور کمینہ سازشوں کی سزا بھگتنے کے لئے مدینہ سے باہر نکال دئے گئے تھے۔ اب بنو قریظہ کی باری آئی جنہوں نے پہلے دونوں قبیلوں سے بھی زیادہ خطرناک جرم کا ارتکاب کیا جنگ احزاب میں جب کفار عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کرنے اور اسلام کا نام و نشان مٹانے کے لئے آخری اور انتہائی حربہ لیکر تمام عرب قبائل پوری قوت کے ساتھ مدینہ پر امڈ آئے تھے یہ یہودی قبیلہ بنو قریظہ بھی جو اب تک مسلمانوں کے ساتھ وابستہ اور معاہدہ امن پر قائم تھا ایسے نازک موقعہ پر حیی بن اخطب رئیس بنو نضیر کے سیاسی داؤ میں آکر معاہدہ توڑنے اور غداری کرنے پر اتر آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی غداری کا علم ہوا تو حضور نے صحابہ کا ایک وفد اصلاح کی خاطر بنو قریظہ کے رئیس کعب بن اسد کے پاس بھیجا مگر اس نے مغرورانہ انداز میں پیش آتے ہوئے یہ کہدیا "جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے" پھر جب معجزانہ نشانات اور آسمانی حوادث کے ذریعہ جنگ احزاب میں لشکر کفار کی ہمتیں پست کر دی گئیں اور دشمن سخت مرعوب اور بدحواس ہو کر واپس لوٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اور بصد ناکامی و نامرادی بوریا بستر باندھ کر پسپا ہو گیا۔ دشمن کی واپسی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی واپس مدینہ تشریف لائے۔ ابھی ہتھیار اتارنے ہی پائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد الٰہی ہوا کہ جب تک بنو قریظہ کی غداری اور بغاوت کا فیصلہ نہ کیا جاوے آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئیں۔ چنانچہ بلا توقف لشکر اسلام بنو قریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہو گیا اور جاتے ہی ان کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کم و بیش بیس دن کے محاصرہ کے بعد جب یہ منحوس قبیلہ سخت تنگ آگیا تو قلعوں سے نکلنے کے لئے لوگ اس شرط پر رضامند ہوئے کہ اوس قبیلہ کا رئیس سعد بن معاذ (جو ان کا قدیم حلیف تھا) وہ ہمارا حکم ہوگا اور وہ جو فیصلہ ہمارے متعلق کریں۔ ہمیں منظور ہوگا ان کی بدبختی دیکھئے اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کے لئے حکم بناتے تو یقیناً حضور کا فیصلہ بہت ہی نرم ہوتا کیونکہ آپ بہت ہی شفیق و رحیم تھے۔ مگر انہوں نے سعد کو ترجیح دی۔ چنانچہ سعدؓ کو طلب کیا گیا اور حقیقت حال بتائی گئی۔ چونکہ بنو قریظہ کی غداری اور بغاوت اور فتنہ و فساد اور قتل و خونریزی کی بناء پر خدائی عدالت سے ان کے قتل کئے جانے کا فیصلہ صادر ہو چکا تھا لہذا حضرت سعدؓ نے بموجب حکم تورات (استثناء ۲۰) یہ فیصلہ سنایا کہ "بنو قریظہ کے جنگجو لوگ قتل کر دیئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دئے جائیں"

غور کرو۔ جب بنو قریظہ نے حضرت سعد کا فیصلہ سنا ہوگا تو کس قدر دکھ درد اور دلی جلن کے عذاب الحریق میں میں مبتلا ہوئے ہوں گے۔ مگر وہی ہوا جو خدا کی نوشتہ تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا:۔ **لَقَدْ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللّٰہِ** (ابن ہشام) یعنی تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی تھی۔ چنانچہ دوسرے دن اس فیصلہ کا نفاذ ہوا اور ہر ایک مجرم کو قتل کیا گیا۔ انہیں میں حیی بن اخطب رئیس بنی نضیر بھی تھا۔ جب اسے لایا گیا تو اس آخری وقت میں اس کی تقریر کا ایک فقرہ قابل غور ہے جو حضرت مسیحؑ کی پیشگوئی کی تصدیق کر رہا ہے۔ اس نے کہا۔ اے لوگو! تعجب مت کرو یہ اللہ کے حکم سے ہے۔ [illegible] تھی۔ جیسے اللہ نے بنی اسرائیل پہ لکھدیا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام)

(باقی)

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ارشادات (نظم و نثر) اور خلفائے سلسلہ کی تحریرات کے اقتباسات اور سلسلہ کے علماء کے رشحات قلم ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

یہ رسالہ گھر کے ہر فرد کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور موجودہ زمانہ کی زہریلی فضا کے لئے تریاق کا کام دیتا ہے اس کا سالانہ چندہ مبلغ ۴ روپے ہے اگر آپ اس رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو مہربانی فرما کر اس کی خریداری پر غور فرمائیں اور اگر پہلے ہی سے خریدار ہیں تو چندہ کی ادائیگی بغیر یاددہانی کے اور وقت پر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان خوشخبری !

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دنیا میں مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ جب ۵-۶ کنال میں مسجد بنے گی تو جنت میں بھی تمہارے لئے ایک کوٹھی بن جائے گی۔"

۲۔ "اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرو۔ مساجد تعمیر کرنا اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا بابرکت ارشادات کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ سے اس کی برکتوں اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قابل تقلید مجالس

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے پہلی سہ ماہی میں ہی اپنے سارے سال کا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے۔ لہذا ان کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو ان کی نسلوں سمیت اپنے فضل سے نوازتا چلا جائے۔ چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ جزائے احسن دے"

امید ہے دوسری مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کرکے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

۱۔ چک الف ۲۷۰ کا چیلو۔ ضلع تھرپارکر
۲۔ چک ۲۲۶ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ
۳۔ چک ۸۹/ ج ب رتن ضلع لائل پور
۴۔ سچا سودا۔ ضلع شیخوپورہ
۵۔ قبولہ ضلع ساہیوال
۶۔ کھاریڑہ ضلع سرگودھا
۷۔ بھکر ضلع میانوالی
۸۔ حلقہ مارٹن روڈ کراچی

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ اور طلبہ اپنے اس اجلاس میں محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی مبلغ اسلام امریکہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم چوہدری صاحب سلسلہ احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ میں ایک لمبے عرصہ تک تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ آج کل ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ آپ کی کامیاب زندگی نوجوانان کے لئے ایک نمونہ ہے۔

اس غم میں ہم مرحوم کے اہل خاندان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اخروی لقاء سے سرفراز فرمائے۔ اور آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو جلد پُر فرمائے۔ آمین۔

(اساتذہ کرام، طلبہ و سٹاف تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے میونسپل کالج بھلوال کے آل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ اور مشاعرہ کی ٹرافیاں جیت لیں

نہایت مسرت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے میونسپل کالج بھلوال میں منعقد ہونے والے آل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ اور مشاعرہ کی ٹرافیاں جیت لیں۔ ہمارے کالج کے مقرر عبدالکریم خالد نے اردو مباحثہ اور مشاعرہ دونوں میں اول پوزیشن حاصل کی جبکہ لئیق احمد عابد مشاعرہ میں سوم قرار دیئے گئے۔ مجموعی لحاظ سے ہماری ٹیم نے دوسری تمام ٹیموں پر برتری حاصل کی۔ (بشیر طارق صدر کالج یونین ربوہ)

وقف عارضی کے سلسلہ میں ضروری اعلان

وقف عارضی بلاشرط ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی غیر مشروط ہے۔ کسی واقف کے لئے جائز نہیں کہ وہ جگہ مقرر کرے کہ مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چونکہ اخراجات سفر و طعام خود واقفین کے ذمہ ہوتے ہیں اس لئے اسے یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ معین کردے کہ میں اتنے فاصلہ تک جا سکوں گا مگر اسے یہ اجازت نہیں کہ لکھے کہ مجھے فلاں جماعت میں بھجوایا جائے۔ جماعت کا فیصلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایماء کے ماتحت مرکز سے ہوتا ہے۔ ایسا ہی واقفین وقف عارضی کو اس شرط کے لگانے کی بھی اجازت نہیں کہ مجھے فلاں شخص کے ساتھ وفد میں بھیجا جائے۔ جملہ واقفین پر واضح رہے کہ وقف عارضی بلاشرط ہونا چاہیئے کیونکہ اس وقف کی قربانی خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے پانے کے لئے کی جاتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ کا سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مورخہ ۱۴ ہجرت بروز اتوار مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرمہ صادقہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ منعقد ہوا جس میں مکرمہ عامرہ میر صاحبہ۔ مکرمہ طیبہ افضل صاحبہ۔ عزیزہ سیدہ لطیفہ صاحبہ عزیزہ خالدہ سعید صاحبہ خاکسارہ اور مکرمہ نسیم سعید صاحبہ اور مکرمہ صدر صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھے یا تقاریر کیں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ کارروائی جلسہ دو گھنٹہ تک جاری رہی اور اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

(سیدہ ام طارق سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ اپریل و ماہ مئی ۱۹۷۲ء مرکز میں جلد از جلد ارسال کریں۔ جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً مرکز میں شعبہ اطفال کو خط لکھ کر حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد جمیل صاحب آف ڈنمارک کی والدہ محترمہ طالع بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری پیر محمد صاحب مرحوم ۱۴ اپریل کو دوستہ محمد ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک دعا گو صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ احمدیت کی عاشق اور خلافت کی فدائی تھیں احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اعزا و اقربا کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ابا جان تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں احباب ابا جان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ (ناہید رعنا سمن آباد۔ لاہور)

۲۔ میرے ابا مکرم جلال الدین صاحب شاد محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی دیوار سے گر جانے کی وجہ سے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا کو کامل شفا عطا کرے آمین۔ (صلاح الدین شاد سیالکوٹ)

۳۔ میرے والد محمد شفیع صاحب دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے چار ماہ سے بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ بخشے (آمین)

منیر احمد تحسین [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

امراء اضلاع کی خدمت میں عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۲۳ر جولائی تا ۲۳ر اگست کا عرصہ مقرر فرمایا ہے۔ پہلا ہفتہ یعنی ۲۳ر جولائی تا ۳۰ر جولائی کو ہر ضلع میں مقامی طور پر امیر ضلع کے زیر اہتمام کلاس منعقد ہوگی جس میں ضلع کی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔ ۳۱ر جولائی سے ۲۳ر اگست تک اضلاع کے ان نمائندوں کی کلاس ربوہ میں ہوگی۔ مقامی ہفتہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ سیپارہ عم کی آخری آٹھ سورتوں کا حفظ اور چھبیسویں پارہ کے پہلے دو رکوع کا ترجمہ
۲۔ آداب مجلس۔ آداب مساجد اور نماز روزہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل سکھانا
۳۔ سات قرآنی دعائیں مع ترجمہ یاد کرنا۔
۴۔ "چالیس جواہر پارے" میں سے پہلی دس احادیث کا ترجمہ و تشریح
۵۔ رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" پڑھایا جائے گا۔
۶۔ مندرجہ ذیل عناوین پر طلباء کو لیکچر دیئے جائیں گے۔
۱۔ پابندی نظام ۲۔ مرکز کی برکات سے زیادہ سے زیادہ کیونکر فائدہ اٹھایا جائے
۳۔ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے
۴۔ عبادت کیونکر کی جائے۔
۷۔ نماز عصر سے مغرب تک جماعتی کام مثلاً وقار عمل۔ مسجد کی صفائی۔ رہائش گاہ کی صفائی وقف عارضی کے فارم پر کروانا وغیرہ۔

امراء اضلاع نوٹ فرمالیں کہ کم از کم مڈل اور اس سے زیادہ تعلیمی معیار کے طلباء کلاس میں شامل ہوسکیں گے۔ امراء کو چاہئیے کہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی تحریک فرمائیں۔ ۱۵ر جولائی تک نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ ان کے ضلع سے کتنی تعداد میں نمائندے کلاس میں شامل ہوں گے۔

مقامی ہفتہ کے پروگرام میں خواتین شریک نہیں ہوں گی۔ لیکن ۳۱ر جولائی سے ۲۳ر اگست تک ربوہ میں کلاس کے پروگرام میں خواتین شامل ہوں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

محترم شیخ اللہ بخش صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ اللہ بخش صاحب (برادر محترم خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم گیریژن انجینئر۔ دارالعلوم قادیان) ۲۵ر مئی ۱۹۷۲ء کو بعمر ۹۵ سال چنیوٹ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ بیعت ۱۸۹۲ء میں کی تھی جنازہ جماعت احمدیہ چنیوٹ کی وساطت سے ربوہ پہنچا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وصیت فارم نامکمل ہونے کی وجہ سے بہر دست عام قبرستان میں انہیں امانتاً دفن کیا گیا مرحوم بہت مرنجاں مرنج اور مخلص صحابی تھے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(محمد ابراہیم سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ)

فوجی بھرتی

۹ر جون بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواران کان صاف کرواکر آئیں اور اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ساتھ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ چھاتی ۳۲ انچ
عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تک۔ کم از کم تعلیم پانچ جماعت۔

(ناظر امور عامہ)

سالانہ کانووکیشن جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ عطائے اسناد و تقسیم انعامات ان شاء اللہ العزیز ۱۱ر جون بروز اتوار بوقت صبح ۹ بجے منعقد ہوگا۔ ریہرسل ۱۰ر جون بوقت پانچ بجے شام ہوگی۔ جن طالبات کو گاؤن اور ہڈ کی ضرورت ہو وہ جامعہ نصرت کے دفتر میں ۸ر جون تک اطلاع دے دیں۔

ریہرسل میں شمولیت لازمی ہے۔

(پرنسپل)

شکریہ احباب و درخواست دعا

ہماری پیاری والدہ (اہلیہ پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب) رضی اللہ عنہا کی اچانک اور ناگہانی انتقال پر ملال پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں خود تشریف لاکر اور خطوط کے ذریعہ ہمارے شکستہ دلوں کو حوصلہ اور دلاسا دیا اور ڈھارس بندھائی۔ اور اس صدمہ جانکاہ میں شریک ہوئے۔ فی الحال فرداً فرداً ان سب کا جواب مشکل ہے۔ اس درخواست کے ذریعے ہم سب کا تہ دل سے ممنون و شکر گزار ہوں۔ اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

مکرم اباجان پہلے ہی بیمار تھے۔ اس ناگہانی حادثے کا ان کی طبیعت پر بہت اثر ہے۔ علاوہ ازیں ان کے دونوں بڑے بچے مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود اور مکرم لطف المنان صاحب بالترتیب افریقہ اور امریکہ میں ہیں۔ غریب الوطنی کی حالت میں انہیں یہ حادثہ نہایت تکلیف کا باعث بنا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (حبیب الرحمٰن ایم ایس سی ابن پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ربوہ)

درخواست دعا

برادرم عزیزم چوہدری عبدالحمید صاحب چک ۹۶ ج۔ب۔ ضلع لائل پور کی آنکھ پر گذشتہ مارچ میں چوٹ آئی تھی جس سے ان کی بینائی جاتی رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ متضرر آنکھ میں سفید موتیا اتر رہا ہے جس کا اپریشن کیا جائے گا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی کو اپنے فضل سے بحال کردے اور انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(خواجہ عبدالکریم خالد۔ مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائل پور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بغداد ۳۰ر مئی۔ صدر بھٹو ابوظہبی اور کویت کے دورہ کے بعد آج جب ایک دن کے لئے عراق کے دارالحکومت میں پہنچے تو ان کا بڑا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم ہوا۔ ہوائی اڈہ پر عراق کے صدر احمد حسن البکر خود موجود تھے انہیں ۲۱ر توپوں کی سلامی دی گئی۔ بینڈ نے پاکستان اور عراق کے قومی ترانے گائے۔ ایک فوجی دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ صدر بھٹو جلوس کی صورت میں بغداد پیلس پہنچے جہاں وہ قیام کریں گے۔

کویت ۳۰ر مئی۔ صدر بھٹو نے کل کویت میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ دوست ملکوں کی طرف سے پاکستان کو سفارتی امداد برابر مل رہی ہے آپ نے کہا پاکستان کے ٹکڑے ہوجانے کا سانحہ ایک عارضی مرحلہ ہے جس پر ہم قابو پالیں گے۔ پاکستانی باشندوں نے ایک تقریب میں دس ہزار دینار کا ایک چیک ان کی خدمت میں پیش کیا۔

ماسکو ۲۹ر مئی۔ صدر نکسن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ برزنیف نے روس اور امریکہ کے باہمی تعلقات کی دستاویز پر دستخط کردیئے۔ اس دستاویز پر دستخطوں کے ساتھ دو بڑے لیڈروں کے مذاکرات ختم ہوگئے اس دستاویز کا نام "روس امریکی تعلقات کی بنیاد" رکھا گیا ہے۔ یہ دستاویز ایک تعارفی نوٹ اور ۱۲ نکات پر مشتمل ہے۔ فریقین نے باہمی مذاکرات اور ملاقاتوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ روس کے سرکاری ترجمان نے کہا کہ دونوں سربراہوں کا مشترکہ بیان بین الاقوامی فضا کو بہتر بنانے میں بہت مؤثر ثابت ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴